

نظر بد کا توڑ

ملک التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلیہ پورہ۔ حیدرآباد

Rs. 8

نظر بد

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلْعَيْنُ حَقٌّ نَظَرَ كَالْغَاثِ يَنْتَبِهُ عَنْهَا بَارِعٌ ہے کفار کے دلوں میں حضور نبی کریم ﷺ کا بغض و عداوت کوٹ کوٹ کر بھر ہوا تھا، خصوصاً اُس وقت تو وہ جذبات سے بھڑک اٹھتے اور آپ سے باہر ہو جاتے تھے جب حضور ﷺ قرآن کریم پڑھ کر سنارہے ہوتے کفار بہت فحشناک نظروں سے گھور گھور کر دیکھا کرتے تھے اور نقصان اور تکلیف پہنچانے کی تدابیر سوچتے تھے۔

﴿وَإِنْ يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَنْ يَسْمَعُوا إِلَيْكَ وَهُمْ يَوَسْوِسُونَ أَنَّهُ لَتَسْمَعُنَّهُ ۖ وَمَا هُوَ إِلَّا يَكْذِبُ لِلْعَالَمِينَ﴾ (الحکم/ ۵۱) اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ کفار پسلا دیں گے آپ کو اپنی (بد) نظروں سے جب دوسکتے ہیں قرآن۔

بنی اسد قبیلہ میں کئی آدمی تھے جن کی نظر بد بھی خطا نہ جاتی، یعنی عرب میں بعض لوگ نظر بد لگانے میں مشہور تھے۔ اگر وہ کسی شخص کو یا کسی جانور کو ہلاک کرنا چاہتے تو تین دن فاقہ کرتے اور پھر اس چیز کے پاس

آکر کہتے کہ کئی خوبصورت اور عمدہ چیز ہے ایسی چیز تو آن تک ہم نے کبھی نہیں دیکھی۔ اُن بد نظروں کے اتار کہنے سے وہ چیز ترپنے لگتی اور تھوڑی دیر بعد دم توڑ دیتی۔ اگر کوئی موٹی تازہ گائے یا اونٹنی اُن کے پاس سے گزرتی اور وہ نظر بد لگا دیتے تو اسی وقت اپنی لوندی کو کہتے کہ ٹوکر کی اٹھاؤ، پیسے لو اور اس گائے کا گوشت خرید لاؤ۔ تھوڑی دیر بعد پتہ چتا کہ وہ جانور ذبح کر دیا گیا ہے۔

قریش نے بنی اسد میں سے کئی ایسے نظر باز کی خدمات حاصل کیں، کفار مکہ نے بہت لالچ اور دولت دے کر انہیں حضور نبی کریم ﷺ کو اپنی نظر بد سے نقصان اور تکلیف پہنچانے کے لئے مقرر کیا۔ یہ حسب عادت تین دن جو کہ رہے پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب کہ آپ ﷺ قرآن فرما رہے تھے۔ انہوں نے بار بار نظر بد کے پٹے کہتے رہے لیکن جس کا قلبان خداوند رحمت ہو یہ جھکنڈے سے اُسے کیا اذیت پہنچا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کو اُن کی نظر بد سے محفوظ رکھا اس پر یہ آیت آئی۔

معلوم ہوا کہ بدعتی سے حضور ﷺ کا چہرہ دیکھنا کفر ہے۔ اعتقاد سے زرخ افور کی زیارت صحابی بنا دیتی ہے۔ جیسا حال قرآن شریف کا ہے۔ بدعتی سے اس کا چہرہ کفر ہے، یک بتی سے عبادت۔

اس سے دوسٹے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ نظر بد حق ہے دوسرے یہ کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نظر بد سے بھاتا ہے کیونکہ کفار نے اُن لوگوں سے نظر بد لگانے کو کہا تھا جن کی نری نظر لوگوں کو ہلاک کر دیتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا۔ یہ آیت نظر بد سے بچنے کے لئے اکسیر ہے۔

☆ علامہ ابن کثیر نے متعدد احادیث سے ثابت کیا ہے کہ نظر بد کا اثر ہوتا ہے۔ حضور ﷺ اپنے دونوں لوگوں سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو یہ پڑھ کر دم کیا کرتے تھے: اَعُوذُ بِكَ لَيَالِي اللّٰهِ الْكَامِيَةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَمَا يَكُونُ مِنْ كُلِّ غِيْفٍ لَّائِمٍ۔ اللہ تعالیٰ کے کلمات تاسد کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان اور زہریلی بلا کے شر سے اور ہر گتے والی نظر بد کے شر سے۔

حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے دونوں صاحبزادوں اسماعیل اور ابراہیم علیہ السلام کو یہ یاد کر دے کہ تم کیا کرتے تھے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس کو نظر بد سے تکلیف ہو چنیے **أَعُوذُ بِكَ يَا اللَّهُ الْتَائِيَةِ مِنْ شَيْءٍ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَآتِيَةٍ**۔ یاد کر دے کہ تم کیا جانتے۔

علماء فرماتے ہیں کہ بھارت کی نظر انسانی نظر سے سخت تر ہوتی ہے (افسوس)۔ مرقات نے فرمایا کہ بھارت کی نظر حیر سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نظر حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ سکتی ہے تو اس پر نظر بڑھ جاتی ہے۔ (مسلم)

نظر بد کا اثر حق ہے اس سے حضور کو نقصان پہنچ جاتا ہے یعنی اس کا اثر اس قدر سخت ہے کہ اگر کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ کر سکتی تو نظر بد کر سکتی کہ تقدیر میں آرام لکھا ہو مگر یہ تکلیف بد پہنچا دیتی مگر چونکہ کوئی چیز تقدیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی اس لیے یہ نظر بد بھی تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ نظر لگ جاتا

حبیب نہیں، نظر تو ماں باپ کی بھی لگ جاتی ہے۔ دفع نظر کے لئے دعائیں اور عوام میں مشہور لوگے اگر خلاف شرع نہ ہوں تو درست ہے۔ ماثورہ دعائیں اور وظائف افضل ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایک خوبصورت حدیث درست چپ کو دیکھا تو فرمایا کہ اس کی ٹھوڑی میں سیاہی لگا دیتا کہ نظر نہ لگے۔

نظر سے بچنے کے لئے کا جل لگانا :

نظر سے بچنے کے لئے بچوں کے ماتھے یا قموڑی وغیرہ میں کا جل وغیرہ سے دھبہ لگا دینا یا کچھ توں میں کسی کلمہ کی میں کچھ لپیٹ کر گاڑ دینا تاکہ دیکھنے والے کی نظر پہلے اس پر پڑے اور بچوں اور کچھ کو کسی کی نظر نہ لگے ایسا کرنا منع نہیں ہے کیونکہ نظر کا لگنا حدیثوں سے ثابت ہے۔ اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب اپنی کسی مسلمان کی کوئی چیز دیکھے اور وہ اچھی لگے اور پسند آجائے تو فوراً یہ دعا پڑھے۔

تبارک اللہ احسن الخالقین۔ اللهم بارک فیہ یا ارحم الراحمین

کہ اللہ تعالیٰ برکت دے اس طرح کہنے سے نظر نہیں لگتی۔ (رد المحتار) حضرت بنجام ابن عروہ جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے **ما شاء الله لا قوة الا بالله** علماء فرماتے ہیں کہ بعض نظروں میں زہر پلا مٹا ہوتا ہے جو اثر کرتا ہے۔ (مرقات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ، جعفری اولاد کو نظر جلد لگ جاتی ہے تو میں ان کو دم گردوں۔ فرمایا ہاں! کیونکہ اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھ جاتی ہوتی ہے تو اس پر نظر بڑھ جاتی ہے۔ (ترمذی مشکوٰۃ)

نظر بد بڑی مؤثر ہوتی ہے اگر کسی چیز سے تقدیر پلٹ جاتی تو نظر سے پلٹ جاتی۔ خیال رہے کہ فصد کی نظر منظور میں ڈر پیدا کر دیتی ہے محبت کی نظر خوشی۔ اسی طرح تجب کی نظر بھاری پیدا کر سکتی ہے۔ جس طرح بُری نظر اثر پیدا کرتی ہے اسی طرح صالحین متبوعین کی رحمت کی نظر منظور میں انقلاب پیدا کر دیتی ہے۔ نظر بد بناریاں پیدا کر دیتی ہے تو نظر خوب بناریاں ڈھونڈ کر دیتی ہے۔ کوئی نظر مانہ غراب

کر دیتی ہے، کوئی نظر غراب کو آباد کر دیتی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو اولاد ماں باپ پر محبت و رحمت بھری ایک نظر ڈالتی ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک حج مقبول کا ثواب بخشتا ہے۔ مقبول بندے کی نگاہ ایک آن میں دُنگ آلود دل کو صاف کر کے اس پر صیقل کر دیتی ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی نظر سے برسوں کے مجرم ہادوگر مومن صحابی صابر اور شہید ہو گئے۔ حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ کی ایک نظر سے چور قحط ہو گئے اس لیے مسلمانوں کو فرماتے ہیں:

ایک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت ہے ریا

ایک زمانہ صحبت با انبیاء بہتر از ہزار سالہ طاعت ہے ریا

ایک زمانہ صحبت با مصطفیٰ بہتر از کلہ سالہ طاعت ہے ریا

خاصی میاض نے فرمایا کہ بعض لوگوں کی نظر بہت تیز ہوتی ہے مسلمانوں کو ان سے بچنا چاہیے۔

بد نظری کا علاج :

☆ بد نظری ایک طرح کا سادہ ذہن ہے جو بعض آدمیوں کے اندر ہوتا ہے اگر ایسا آدمی کسی کو گہری نظر سے دیکھ لے تو اسے نظر لگ جاتی ہے اس لئے نظر بد کا لگ جانا میں حقیقت ہے۔ نظر بد کا لگنا صرف آدمی تک محدود نہیں ہے بلکہ بچے، جانور، بھتی، باغ، مکان، دولت اور مال اسباب ہر چیز پر نظر لگ سکتی ہے۔ نظر بد سے بچنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جب بھی آپ کو کوئی چیز پسند آئے مثلاً مال، اولاد، زوجہ، مکان یا کوئی بھی چیز اچھی معلوم ہو اور آپ اس کی برجستہ تعریف کریں تو ساتھ ہی فوراً ماہر، اللہ بھی کہہ دیں، فکر کا اثر اس چیز سے زائل ہو جائے گا۔ کسی اچھی چیز کو دیکھتے ہی اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَیْہِ کہہ دے اس لکھ کی برکت سے نظر اڑ نہیں کرے گی۔

☆ امام ابو القاسم قشیری سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ایک لڑکا بیمار ہوا اور کسی علاج و دوا سےفاقہ نہیں ہوا یہاں تک مرنے کے قریب حالت ہو گئی تھی حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی۔ میں نے حضور ﷺ سے اس بچے کی بیماری کے متعلق عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا

آیات شلا لکھ کر پانی میں گھول کر پلا دو۔ میں نے اس پر عمل کیا تو وہ شلا یاب ہو گیا۔

☆ امام عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں سفر میں تھا اور میرا اونٹ بہت تیز اور چالاک تھا۔ میں ایک منزل پر اترا تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ تمہارا اونٹ بہت خوبصورت ہے یہاں ایک شخص ہے اس کی نظر سے اس کو بچانا۔ اگر اس کی نظر لگ گئی تو تمہارا اونٹ قحط ہو جائے گا۔ میں نے کہا، میرے اونٹ پر اس کی نظریں لگ سکتی۔ اس شخص کو جب یہ اطلاع ملی تو اس نے آکر میرے اونٹ کو لگا دھر کر دیکھا اس کے دیکھتے ہی اونٹ گر پڑا اور ترپنے لگا، لوگوں نے مجھ سے کہا کہ فلاں شخص نے تمہارے اونٹ کو نظر لگا دی ہے۔ میں نے اس شخص کو سامنے بٹھا کر بِسْمِ اللّٰہِ جِئْتُ خَافِیْسَ کَمَلٍ پڑھا اسی وقت اس شخص کی آنکھ باہر نکل پڑی اور میرا اونٹ اچھا ہو گیا۔ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ کلام الہی میں سبے پناہ اثر ہے۔ جب چادور دھرو کا اثر ختم ہو سکتا ہے تو نظر بد کا اثر کلام الہی سے کیوں ختم ہوگا۔ اس لئے اگر خود اپنی نظر لگ جانے

کا وہم ہو تو اس آیت کو تین مرتبہ پڑھ کر دم کریں ﴿وَإِنْ يَنْكَرُوا لَأَنذَرُكَ الْكَلْبُ﴾ لَقَوْلِكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَنَا سَبْعُونَ الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ أَنَّهُ لَسَجْنُونَ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ اور اگر کسی دوسرے کی نظر لگ جائے تو اس شخص کو جس کی نظر لگی ہے بٹھا کر اپنے سامنے بٹھا لیا جائے اور یہ درد پڑھا جائے بِسْمِ اللّٰہِ جِئْتُ خَافِیْسَ نَاشِجَرِ یَافِیْسَ وَشَهَابِ قَابِیْسَ زَلْزَلَتْ عَيْنِ الْعَافِیْنَ وَعَلَى أَحَبِّ النَّاسِ إِلَیْہِ فَمَنْ جَعَلَ الْبَصَرَ كَزَوْنِیْنِ يَنْقَلِبُ إِلَیْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِیْرٌ اگر وہ نظر لگنے والا سامنے نہ ہو تب بھی یہ ورد مفید ہے جس شخص کو نظر لگ جائے وہ یہ پڑھا کر سے بِسْمِ اللّٰہِ اذْهَبْ حَزَنُهَا وَبَزْزَهَا وَوَضَبَهَا میرے نام سے (شروع کرتا ہوں) اے اللہ! اس کی گرمی سردی اور رنج اور تکلیف دور فرما۔

☆ اور اگر کسی کے جانور کو نظر لگ جائے تو اس دعا کو پڑھ کر چار بار اس کے داہنے تھنے میں پھونک دے اور اس کے بعد اس دعا کو پڑھ کر ان تمام بد نظری کے اثرات فوراً ختم ہو جائیں گے۔

لَا تَبْسُتْ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ أَشْفِ لَمَّا أَنتَ الشَّافِی
لَا تَبْکِیْثُ الضَّرَّ إِلَّا أَنتَ اگر کچھ ڈر نہیں اے انسانوں کے پروردگار!
بیماری کو دور فرما دے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے ضرر کو تو ہی دور کرتا ہے۔

☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاتحة الكتاب وایة الكرسي لا یقرأها عبد فی دار فتنصیبهم ذلك الیوم عین انیس او جن۔ (دینی کنز العمال) سورۃ فاتحہ اور آیہ انکری کو جو شخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا اس دن اس کو نہ کسی انسان کی نظر بد لگے گی نہ جن کی۔

☆ جو کوئی صبح و شام اپنے پنجوں پر آپ انکری پڑھ کر دم کر دے وہ شیطان اور چادور دھرو سے محفوظ رہے گا۔ آیہ انکری سے شیطان بھاگتے ہیں، بے چین دل کو چین آتا ہے، ہر کی والے کو فائدہ ہوتا ہے اس سے غصہ، شر اور حرام شہوت دور ہوتی ہے۔ عالم کا ظہر کم ہوتا ہے مگر اعلا سے شرط ہے۔ (روح البیان)

☆ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا من رأی شیئاً فاصحبہ قال مناشئ: اللہ لا قوۃ الا باللہ لم یضہہ اگر کوئی شخص کسی چیز کو دیکھے اور وہ اسے پسند آئے تو یہ کہے مناشئ: اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسے نظر نہیں لگی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے مجھ کو باغ (خوشحالی و ترقی) کے منظر کو دیکھ کر عاشق اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم نہ کہتا بہت بڑی حالت ہے۔ ﴿وَلَوْ لَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتْ فَلْتَ مَا شَاءَ : اللہ لا قوۃ الا باللہ﴾ اور کیوں ایسا نہ ہو کہ جب تو باغ میں داخل ہو تو کہتا عاشق اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی کوئی حالت نہیں)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے مجھ کو باغ (خوشحالی و ترقی) کے منظر کو دیکھ کر عاشق اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم نہ کہتا بہت بڑی حالت ہے۔ ﴿وَلَوْ لَا اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتْ فَلْتَ مَا شَاءَ : اللہ لا قوۃ الا باللہ﴾ اور کیوں ایسا نہ ہو کہ جب تو باغ میں داخل ہو تو کہتا عاشق اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کسی کوئی حالت نہیں)